OPEN ACCESS
Iḥyā ʾal ʿulūm
ISSN (Online): 2663-6263
ISSN (Print): 2663-6255
www.joqs-uok..com

Iḥyā ʾal ʿulūm, Vol.:22, Issue,1: Jan-Jun 2022
PP: 117-126

اجتماعی ذکر: ایک جائزہ

Collective Mention An Overview

Muhammad Rashid
Lecturer,Dept. of Islamic studies, Baluchistan University Quetta

Dr Shabana Qazi
Assistant Professor, Dept. of Islamic studies, Baluchistan University Quetta

Abstract

Hence, the following detail proves/ elaborates that the narration which expresses Remembrance (Zikar) loudly, can not be the base to negate remembrance Hidden and the narrations which expresses remembrance Hidden, can not be the base to negate remembrance Loudly. Both of these interpretations are interpreted according to their situation and place. It is not decisive to take an option among these and disgrace other by applying other one like in the case of remembrance Hidden, it is not justifiable to say that Zikar Loudly is Bida't, Makrooh and illegal. On many occasions in books of Hadith and Jurisprudence, impugnment is given regarding Contradiction about Hadith and actions of Sahaba, keeping situations and personals base. For example, AllamaRamali and AllamaShami, both of them presented recitation complexion about Quran. Same impugnment can also be considered here. Therefore, instead of considering this, negation to a proven act is like negation of Hadith. May Allah forbid us.

.

Key Words: *Jurisprudence, impugnment, narrations, negation, forbid*

اجتماعی ذکر کا مفہوم:

اجتماعی ذکر سے مراد یہ ہے کہ سب یک آواز ہو کر ایک ساتھ ذکر واذکار کریں۔ اجتماعی ذکر میں دو چیزیں ہوتی ہیں:

ایک ساتھ آواز بلند کرنا۔

ایک صیغہ ادا کرنا۔

اجتماعی ذکر کے جواز اور عدم جواز کے سلسلہ میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ علماء کے ہاں یہ جائز نہیں ہے، جبکہ صوفیاء کے ہاں یہ جائز ہے۔ ذیل میں دونوں فریقوں کے دلائل کا تجزیہ کیا جاتا ہے:

عدم جواز کے قائلین کے دلائل:

عدم جواز کے قائلین جن نصوص شرعیہ سے استدلال کرتے ہیں، ان کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

پہلی دلیل:

صحابہ کرام اور تابعین نے اجتماعی ذکر کرنے اور اس میں شرکت کرنے والوں پر سخت نکیر کی ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَ رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَنَّ قَوْمًا يَجْلِسُونَ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فِيهِمْ رَجُلٌ يَقُولُ: كَبِّرُوا اللهَ كَذَا وَكَذَا، سَبِّحُوا اللهَ كَذَا وَكَذَا، وَاحْمَدُوا اللهَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ عَبْدُ اللهِ: «فَيَقُولُونَ». قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأْتِنِي فَأَخْبِرْنِي بِمَجْلِسِهِمْ»، فَأَتَاهُمْ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ لَهُ فَجَلَسَ، فَلَمَّا سَمِعَ مَا يَقُولُونَ قَامَ، وَكَانَ رَجُلًا حَدِيدًا، فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَقَدْ جِئْتُمْ بِبِدْعَةٍ ظُلْمًا، أَوْ لَقَدْ فَضَلْتُمْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا». فَقَالَ مِعْضَدٌ: وَاللهِ مَا جِئْنَا بِبِدْعَةٍ ظُلْمًا، وَلَا فَضَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ عِلْمًا. فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُتْبَةَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نَسْتَغْفِرُ اللهَ. قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالطَّرِيقِ فَالْزَمُوهُ، فَوَاللهِ لَئِنْ فَعَلْتُمْ لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا، وَلَئِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَتَضِلُّنَّ ضَلَالًا بَعِيدًا».(۱)

ابوالبختری سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھتے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ اتنی مرتبہ تکبیر کہو اور اتنی مرتبہ تسبیح کہو اور اتنی مرتبہ الحمدللہ کہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے پوچھا تو کیا وہ ایسا کہتے ہیں؟ اس شخص نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا جب تم ان کو ایسا کرتے دیکھو تو میرے پاس آکر مجھ کو ان کی مجلس کی خبر دینا۔ کہتے ہیں کہ میں نے آکر آپ کو ان کی مجلس کے انعقاد کی خبر دی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ برنس (ٹوپی والا لمبا کوٹ) پہنے ہوئے ان لوگوں کے پاس آئے اور بیٹھ گئے اور جب جو کچھ وہ کہہ رہے تھے اس کو سنا تو کھڑے ہو گئے اور وہ تیز فہم اور سخت آدمی تھے اور کہا میں عبداللہ بن مسعودؓ ہوں۔ خدائے وحدہ لاشریک لہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یا تو تم نے یہ نہایت تاریک اور سیاہ بدعت ایجاد کی ہے یا تم علم میں جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ سے بڑھ گئے ہو؟ ان میں سے معضد نے معذرت کے طور پر کہا کہ اللہ کی قسم نہ تو ہم نے تاریک و سیاہ بدعت ایجاد کی اور نہ ہی علم میں محمد ﷺ کے اصحاب پر فائق ہوئے۔ اور عمرو بن عتبہ نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن ہم اللہ کے حضور توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ (صحابہ کے) طریقہ کو لازم پکڑو۔ اللہ کی قسم اگر تم نے اس جیسے کام کئے تو تم (صحیح دین سے) بہت پیچھے رہ جاؤ گے اور اگر تم نے (دین سے) دائیں بائیں کوئی راہ اختیار کی تو تم دور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔

دوسری دلیل:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: كَتَبَ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَيْهِ أَنَّ هَاهُنَا قَوْمًا يَجْتَمِعُونَ فَيَدْعُونَ لِلْمُسْلِمِينَ وَلِلْأَمِيرِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: «أَقْبِلْ وَأَقْبِلْ بِهِمْ مَعَكَ»، فَأَقْبَلَ، وَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ: «أَعِدَّ لِي سَوْطًا»، فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى عُمَرَ أَقْبَلَ عَلَى أَمِيرِهِمْ ضَرْبًا بِالسَّوْطِ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، إِنَّا لَسْنَا أُولَئِكَ الَّذِينَ يَعْنِي أُولَئِكَ قَوْمٌ يَأْتُونَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ۔(۲)

ابو عثمان سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک گورنر نے انہیں خط لکھا کہ یہاں کچھ لوگ اکٹھا ہو کر مسلمانون اور ان کے امیر کے لیے اجتماعی طور پر دعائے خیر کرتے ہیں (یعنی اس طرح کرنا کیسا ہے؟) حضرت عمر نے خط موصول ہوتے ہی دربار خلافت میں بلالیا اور دربان سے کہا کہ کوڑا تیار رکھو۔ جب یہ لوگ حضرت عمر کے پاس داخل ہوئے تو ان کے سردار کو مارنے لگے تو اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ہم لوگ وہ نہیں جنہیں یہ مراد لیتے ہیں، یہ تو وہ لوگ ہیں جو مشرق سے آئے ہیں۔

تیسری دلیل:

قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں:

ثم اجمع العلماء على ان الذكر سرا هو الأفضل والجهر بالذكر بدعة الا فى مواضع مخصوصة مسّت الحاجة فيها الى الجهر به كالاذان والاقامة وتكبيرات التشريق وتكبيرات الانتقال فى الصلاة للامام والتسبيح للمقتدى إذا ناب نائبة والتلبية فى الحج ونحو ذلك۔(۳)

علماء کا اجماع ہے کہ ذکر سری افضل ہے اور ذکر جہری بدعت ہے، مگر ضرورت کے مقامات اس سے مستثنی ہیں، جیسے: اذان، اقامت، تکبیرات تشریق، ایک رکعت سے دوسری رکعت میں چلے جانے کے لیے تکبیر کہنا، مقتدی کا تسبیح کہنا، اور تلبیہ وغیرہ۔

مولانا ابوالمظفر عبدالحکیم عبدالمعبود المدنی لکھتے ہیں:

اجتماعی ذکر ثابت نہیں ہے ...اجتماعی طور پر ذکر واذکار کرنے میں عیسائیوں سے مشابہت ہے جو کہ اپنی عبادت گاہوں بیٹھ کر ایک ساتھ ایک آواز ہو کر گاتے بجاتے اور نصرانی طرز پر دعا وذکر کرتے ہیں......اجتماعی ذکر ودعا میں مختلف قسم کے مفاسد ونقصانات ہیں جو اس کے جواز کو محل نظر ٹھہراتے ہیں......۔ (۴)

مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب لکھتے ہیں:

اجتماعی ذکر کرنا خواہ جہری ہو یا سری ہو بدعت ...(۱) مجلس ذکر کے لئے تداعی جائز نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ (۲) اجتماعی ذکر یعنی جب ذاکرین یہ التزام کریں کہ سب بیک وقت ایک ہی ذکر کریں پھر ذکر خواہ سری ہو یا جہری ہو، بدعت ومکروہ ہے۔ چاہے مسجد میں ہو یا غیر مسجد میں اور اگرچہ اجتماع بغیر تداعی کے ہوا ہو...... (۵)

جواز کے قائلین کے دلائل:

اجتماعی ذکر کے جواز کے قائلین جن جن نصوص شرعیہ اور دلائل سے استدلال کرتے ہیں، ان کا خلاصہ کچھ یوں

ہے:

پہلی دلیل:

مسند ابو یعلیٰ میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ اِلَّا حَفَّتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمْ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَ هُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَه(٦)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو جماعت بیٹھی، اللہ کے ذکر میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ جل شانہ ان کا تذکرہ اپنی مجلس میں فرماتے ہیں۔

دوسری دلیل:

سنن ابن ماجہ میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ... وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِی مَلَأٍ ذَكَرْتُهٗ فِی مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ۔(٧)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں... اور اگر وہ مجمع میں (یعنی دیگر ذکر کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ یا دیگر مسلمانوں کی موجودگی میں) میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔

تیسری دلیل:

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْ كُرُوْنَ اللهَ ،تَنَا دَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ۔

(بخاری، ١٤٢٢) (٨)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے رستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کچھ لوگوں کو اللہ کا ذکر کرتے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کہ اپنے مقصود کے لئے ادھر آئو۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

و فيه دلالة على ان للاجتماع على الذكر مزية و مرتبة۔ (ملا على قارى، ١٤٢٢ھ)(٩)

اس حدیث میں ذکر کے لئے اجتماع کی فضیلت اور مرتبہ معلوم ہوا۔

چوتھی دلیل:

مسند احمد بن حنبل میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ بن مالک ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُم بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَلَقُ الذِكْرِ (١٠)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جنت کے باغوں پر گزرو تو خوب چرو کسی نے عرض

کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں ارشاد فرمایا کہ ذکر کے حلقے۔

پانچویں دلیل:

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ، قَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «مَا أَجْلَسَكُمْ؟» قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: «آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟» قَالُوا: وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي، أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ»(نیشاپوری ، ندارد)(۱۱)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ تم لوگ کس لئے بیٹھے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ اللہ کی قسم! ہم اسی لیے بیٹھے ہیں تو حضرت معاویہ نے کہا کہ میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، بلکہ میں نے بہت ہی کم حدیثیں روایت کی ہیں۔ ایک دفعہ آنحضرت صحابہ کرام کے کیس مجلس ذکر کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ تم کس لے لیے جمع ہوگئے ہو؟ صحابہ کرام نے کہا کہ ہم اللہ کے ذکر کرنے، اسکا شکر ادا کرنے اور ہدایت دینے پر اس کی حمد و تعریف کرنے بیٹھے ہیں تو آنحضرت نے پوچھا کہ تم اسی کے لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اسی کے لیے بیٹھے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے کسی تہمت کی بناء پر تم سے قسم نہیں لی، بلکہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام:

ان احادیث میں جمع کے صیغے استعمال ہوئے ہیں جو کہ ذکر کی اجتماعی صورت کے جواز کے مقتضی ہیں، نیز ان میں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارکہ میں ذکر کے حلقے لگتے تھے اور آنحضرت ﷺ نے بچشم خود ان کا مشاہدہ کیا، لیکن باین ہمہ وجہ ان پر نکیر نہیں فرمائی جو اس بات کی بین دلیل ہیں کہ ذکر کے حلقے جو جہر مفرط کے درجے تک پہنچے ہوئے نہ ہوں، جائز، بلکہ مستحب و مستحسن ہیں۔

محاکمہ:

کتب حدیث میں کئی احادیث ذکر اللہ کی فضیلت پر موجود ہیں۔ جو ذکر اللہ کی دونوں اقسام ذکر بالسر]آہستہ آواز سے[، ذکر بالجہر] بلند آواز سے ذکر کرنے[کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ کئی احادیث ذکر سری اور کئی روایات ذکر جہری کی فضیلت اور اہمیت کو الگ الگ بیان کرتی ہیں۔ اس لیے ذکر اللہ کی دونوں صورتیں جائز اور اپنے اپنے مقام پر فضائل کی حامل ہیں۔

جس طرح ذکر اللہ کی دونوں صورتوں میں تضاد نہیں اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی کوئی

تضاد نہیں مگر بعض حضرات کی طرف سے سری کی فضیلت میں وارد روایات کو ذکر بالجہر کی تردید میں پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات انصاف سے بعید اور محض مغالطہ ہے۔ صلحائے امت نے ہمیشہ ایسے مغالطوں کی تردید فرمائی ہے یہاں وضاحت کے لیے اکابرین امت کے چند ارشادات نقل کئے جاتے ہیں:

علامہ طحطاویؒ لکھتے ہیں:

وجمع بین الاحادیث الواردۃ بان ذالک یخلتف بحسب الاشخاص والاحوال فمتیٰ خاف الریاء اوتاذی به احد وکان الاسرار افضل ومتیٰ فقد ماذکر کان الجہر افضل۔ (۱۲)

ترجمہ :ذکر سری اور جہری کے متعلق احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ یہ اختلاف اشخاص واحوال کے اعتبار سے ہے۔ پس جب ریاء یا کسی کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو سِر بہتر ہے اور جب یہ نہ ہو تو جہر بہتر ہے۔

موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں بھی اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔ (۱۳)

علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں:

جاء فی الحدیث مااقتضیٰ طلب الجہر به نحو،، وان ذکرنی فی ملاءِ ذکرته فی ملاء خیر منہم ،، رواہ الشیخان وھناک احایث اقتضت طلب الاسرار والجمع بینہما بان ذالک یختلف باختلاف الاشخاص والاحوال کماجمع بذالک بین احادیث الجہر والاخفاء بالقراءۃ، ولایعارض ذالک حدیث ، خیر الذکر الخفی ،، لانه حیث خیف الریاء او تاذ المصلین اوالنیام فان خلا مما ذکر ، فقال بعض اہل العلم ان الجہر افضل لانه اکثر عملاً ولتعدی فائدته الی السامعین ویوقظ قلب الذاکر فیجمع ہمه الی الفکر ویصرف سمعه الیه ویطرد النوم ویزید النشاط۔ (١٤)

حدیث میں اس طرح بھی آیا ہے کہ جس سے ذکر میں جہر کا تقاضا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے اگر بندہ میرا ذکر جماعت میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس جماعت سے بہتر جماعت میں کرتا ہوں) بخاری ومسلم (اور ذکر کے مسئلہ میں ایسی احادیث بھی ہیں جو ذکر میں آہستگی کا تقاضا کرتی ہیں اب ان دونوں قسموں کی روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ یہ اختلاف روایت اشخاص اور احوال کے اعتبار سے ہے اس اختلاف میں اس طرح تطبیق کی گئی ہے جس طرح قرآن مجید کی قراءت جہری اور سری دونو ں پر روایات موجود ہیں۔ یہاں پر حدیث ذکر بالسر بہتر ہے،، ذکر بالجہر کے معارض نہ ہوگی ، اس لیے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب ریا کا اندیشہ نہ ہو اورکسی نمازی یاسونے والے کو تکلیف نہ ہو جب یہ چیزیں نہ ہوں تو اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک جہر بہتر ہے اس لیے کہ ذکر بالجہر عملًا بہت زیادہ ہے اس کافائدہ متعدی ہے) ذکر کرنے والے کے ساتھ سننے والوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے (ذاکر کے قلب کو بیدار رکھتا ہے اور اس کے خیالات کو) ایک (فکر پر جمع کر لیتا ہے اس کے کانوں کو ذکر کی

طرف پھیر دیتا ہے۔ ذکر بالجہر سے نیند اور سستی دور ہوتی ہے اور) اللہ تعالی کی محبت کی (تازگی زیادہ ہوتی ہے۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع "روایات ذکر بالجہر اور ذکر بالسر "میں تطبیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

روایا ت ذکر بالجہر کے متعلق بظاہر متعارض ہیں اور یہی سبب بنا علماء ومشائخ کے اختلاف کا اور اہل تحقیق نے روایات مختلفہ کی تطبیق اس طرح فرمائی ہے کہ اگر ریا کا اندیشہ ہو ہو یا سونے والوں کے آرام میں خلل یا نمازیوں کی تشویش کا سبب ہو تو ذکر جہری ممنوع ہے اور روایا ت منع ایسے ہی مواقع پر محمول ہیں اور جس میں ذکر جہری کو بدعت کہا ہے وہ بھی مطلق نہیں بلکہ خاص قسم کے التزامات کے ساتھ ہو تو وہ بدعت ہے۔ مطلق ذکر بالجہر کو بدعت کہنے کا کوئی معنی نہیں جب کہ روایات صحیحہ میں اس کا جواز و استحسان ثابت ہے۔ جیسے حدیث"**وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منھم**" الحدیث (اور جب ذکر بالجہر ان عوامل ، ریاء، تشویش مصلین ، اور نائمین وغیرہ سے خالی ہو تو وہ جائز ہے اور نصوصِ جواز اسی صورت پر محمول ہیں(۱۵)

غرضیکہ مذکورہ تفصیل سے واضح ہو گیا کہ جس روایت میں ذکر بالجہر کا تذکرہ ہے، اس کی بنیاد پر ذکر خفی اور جس روایات میں ذکر خفی کا تذکرہ ہے، اس کی بنیاد پر ذکر جہری کو ناجائز یا منع نہیں کہا جا سکتا ،بلکہ یہ دونوں صورتین اپنے اپنے حالات اور مواقع پر محمول ہیں اسی طرح ایسے موقع پر کسی ایک جانب کو لے دوسری جانب کو بالکل برا کہنا جیسا کہ ذکر خفی کی روایات کی بنیاد پر ذکر کا بالجہر کو بدعت ، مکروہ اور ناجائز وغیرہ کہنا درست نہیں۔ کتب حدیث وفقہ میں بے شمار مواقع پر متعارض احادیث اور آثار میں اختلافِ احوال و اشخاص کو بنیاد بنا کر تطبیق دی جاتی ہے۔ جیسا کہ بطور نظیر کے علامہ رملی رحمہ اللہ اور علامہ شامی رحمہ اللہ نے قرات قرآن مجید کے مسئلہ کو پیش فرمایا ہے ، اسی طرح تطبیق کی یہ صورت یہاں بھی ممکن ہے۔ اس لیے اسے اختیار کرنے کی بجائے ایک ثابت شدہ عمل کا انکار تو انکارِ حدیث کی بنیاد ہے العیاذ باللہ من ذالک۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

۱. اصفہانی، ابو نعیم احمد بن عبداللہ (۱۳۹۴ھ ۱۹۷۴ء) حلیۃ الاولیاء۔ مصر: السعادۃ، ج ۴، ص: ۳۸۰۔

Isfahani, Abu Naeem Ahmad bin Abdullah (1394 AH 1974) Haliyat-ul-Awliya. Egypt: Saadat, vol. 4, p. 380).

۲. ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى: ۲۳۵ھ)۔ (الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹) المصنف۔ الرياض: مكتبة الرشد – ج ۵، ص: ۲۹۰، حدیث نمبر: ۲۶۱۹۱ –

Ibn Abi Shaybah, Abu Bakr Abdullah Ibn Muhammad Ibn Ibrahim Ibn Uthman Ibn Khawasti Al-Abbasi (d. 235 AH) (Printed: Al-Awli, 1409) Riyadh: Maktab al-Rashd - Volume 5, Page 290, Hadith Number: 26191

۳. پانی پتی، قاضی ثناء اللہ (الطبعۃ: ۱۴۱۲ھ) التفسير المظهري۔ پاکستان: مكتبة الرشدية – ج ۳، ص: ۳۶۱ سورۃ اعراف

Panipati, Qazi Sanaullah (Printed: 1412 AH) Tafsir Al-Mazhari. Pakistan: Maktab Al-Rashdiya - Volume 3, Page: 361 Surah Al-A'raf

۴. مدنی، ابو المظفر عبد الحکیم عبد المعبود (ندارد) اجتماعی ذکر و دعا میزان شریعت میں، ممبئی: رحمانی اکیڈمی گاندھی نگر، چار کوپ کاندیولی، ص: ۱۳، ۱۴۔

Madani, Abu Al-Muzaffar Abdul Hakim Abdul Mabood (missing) Collective Zikro Dua Meezan Shariat Mein, Mumbai: Rahmani Academy, Gandhinagar, Char Koop Kandioli, pp. 13, 14.

۵. عبد الواحد، ڈاکٹر، مفتی (ندارد) مروجہ مجالس ذکر و درود کی شرعی حیثیت، لاہور: جامعہ مدنیہ، ص: ۱۷۔

Abdul Wahid, Doctor, Mufti,murawajh, majalis zikr,P17

۶. الموصلي، أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى: ۳۰۷ھ)۔ (الطبعة: الأولى، ۱۴۰۴ – ۱۹۸۴) مسند أبي يعلى۔ دمشق: دار المأمون للتراث – ج ۲، ص: ۴۴۴، حدیث نمبر: ۱۲۵۲–

Al-Mosali, Abu Ya'li Ahmad Ibn Ali Ibn Al-Muthanna Ibn Yahya Ibn Isa Ibn Hilal Al-Tamimi, Al-Mosali (d. 307 AH) , Hadith number: 1252

۷. ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد (المتوفى: ۲۷۳ھ)۔ سنن ابن ماجه بيروت: دار إحياء الكتب العربية – ج ۲، ص: ۱۲۵۵، حدیث نمبر: ۳۸۲۲ –

Ibn Majah Abu Abdullah Muhammad ibn Yazid al-Qazwini, and Majah the name of Abi ۳۸۲۲:, P۱۲۵۵Yazid (d. 273 AH) Beirut: Haya Ul Kutub , Volume 2,Hadith number

۸. بخاری، محمد بن إسماعیل أبو عبد الله البخاري الجعفي (الطبعة: الأولى، ۱۴۲۲ھ) صحیح البخاري۔ مصر: دار طوق النجاۃ۔ ج ۸، ص: ۸۶، حدیث نمبر: ۶۴۰۸ –

Bukhari, Muhammad Ibn Isma'il Abu Abdullah Al-Bukhari Al-Jafi (Printed: Al-Awli, 1422 AH) Sahih Al-Bukhari.

۹. ملا علی قاری، علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري (المتوفی: ۱۰۱۴ھ) (الطبعة: الأولى، ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۲م) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح۔ بیروت: دار الفکر-ج ۴، ص: ۱۵۸۶۔

Mullah Ali Qari, Ali Ibn (Sultan) Muhammad, Abu Al-Hasan Noor-ud-Din Al-Mulla Al-Harwi Al-Qari (Died: 1014 AH) (Print: Al-Awli, 1422 AH - 2002 AD Beirut: Dar al-Fikr, vol. 4, p. 1586.

۱۰. أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفی: ۲۴۱ھ) (الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ - ۲۰۰۱م) مسند الإمام أحمد بن حنبل۔ بیروت: مؤسسة الرسالة۔ ج ۱۹، ص: ۴۹۸، حدیث نمبر: ۱۲۵۲۳ –

Abu Abdullah Ahmad Ibn Muhammad Ibn Hanbal Ibn Hilal Ibn Asad Al-Shaybani (Died: 241 AH) (Printed: Al-Awli, 1421 AH - 2001 AD) Number: 12523 -

۱۱. نیشاپوری، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفی: ۲۶۱ھ) المسند الصحیح۔ بیروت: دار إحياء التراث العربي-ج ۴، ص: ۲۰۷۵، حدیث نمبر: ۴۰ –

Nishapuri, Muslim Ibn Al-Hajjaj Abu Al-Hasan Al-Qushayri Al-Nisaburi (Died: 261 AH) Al-Musnad Al-Sahih.

۱۲. الطحطاوی، أحمد بن محمد بن إسماعيل الطحطاوي الحنفي - (الطبعة الأولى ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷م) حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح۔ بیروت: دار الکتب العلمیة۔ ص: ۳۱۸۔

Association of Scholars (1427 AH) Kuwaiti Encyclopedia: Kuwait: Ministry of Endowments and Islamic Affairs - Volume: 16, p: 195.

۱۳. جماعة من العلماء (۱۴۲۷ھ) الموسوعة الفقهية الكويتية: الكويت: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية-ج ۱۶، ص: ۱۹۵۔

۱۴. ابن عابدین، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي (المتوفی: ۱۲۵۲ھ) (الطبعة: الثانية، ۱۴۱۲ھ - ۱۹۹۲م) رد المحتار على الدر المختار۔ بیروت: دار الفکر-ج 1 ص 660:

Ibn 'Abidin, Muhammad Amin ibn' Umar ibn 'Abd al-'Aziz' Abidin of Damascus, Hanafi (died: 1252 AH) (second edition, 1412 AH, 1992 AD)

۱۵. محمد شفیع، مفتی اعظم پاکستان، (ندارد) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، کراچی: دارالاشاعت۔ ج2ص249،

Mohammad Shafi, Grand Mufti of Pakistan, (not available) Fatwa of Darul Uloom Deoband, Karachi